قرآن مجید کا مطالعہ

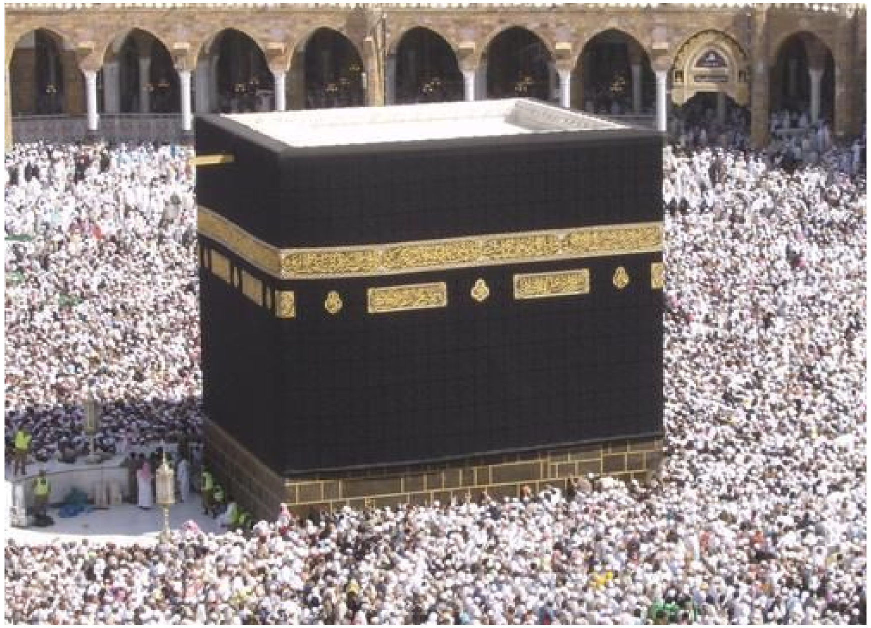

سورۃ الاحزاب 33۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت جبکہ آپ اور فیملی کی مشکلات

(Crisis Management)

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الاحزاب 33 کا موضوع (Topic)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور آپ اور فیملی کی مشکلات (Crisis)

- آیات 1-3: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی فیملی پر پراپیگنڈا کی مشکلات
- آیات 4-8: فیملی سے متعلق شریعت کے احکامات اور امت مسلمہ
- آیات 9-27: جنگ خندق اور اہل ایمان کا رویہ جبکہ منافقین کا پروپیگنڈا کے ذریعے سازشیں
- آیات 28-36: امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور اہل ایمان خواتین کی ذمہ داریاں
- آیات 37-48: سوشل کلچر کی اصلاح اور ختم نبوت
- آیات 49-52: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزید ذمہ داریاں
- آیات 53-59: منافقین سے بچاؤ کے لیے امہات المومنین، صحابیات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ کار
- آیات 60-71: منافقین اور دہشت گردوں کے لیے سزا کا حکم
- آیات 72-73: انسانوں کے لیے امتحان کا معاہدہ اور اس کے نتائج

بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حکومت (1H/622CE) قائم کر دی تھی اور زیادہ لوگ نئے اہل ایمان ہو رہے تھے۔ اس وقت اہل مکہ نے جنگیں کیں جو جنگ بدر اور جنگ احد ہو چکی تھیں جس میں مشرکین ناکام ہوئے۔ انہوں نے فائنل جنگ کی کوشش کی کہ پورے عرب کے قبائل کو اکٹھا کر کے 30,000 کا لشکر مدینہ منورہ پر آیا اور اسے جنگ خندق یا جنگ احزاب کہا جاتا ہے۔ اب منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی فیملی کے خلاف جعلی پراپیگنڈا کرنے لگے تاکہ نئے اہل ایمان ان سے الگ ہو جائیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ سورۃ النور 24 کا موضوع بھی یہی تھا اور اب سورۃ الاحزاب میں اسی پر اہل ایمان کو سمجھا دیا کہ جب بھی مشکلات آ جائیں تو آپ نے کس طرح مسائل کا حل کرنا ہے۔ قرآن مجید میں یہ سورتیں ہمارے لیے لکھ دیں تاکہ ہم بھی مشکلات (Crisis Management) میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الاحزاب 33: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی فیملی پر پراپیگنڈا کی مشکلات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِینَ وَالْمُنَافِقِینَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِیمًا حَكِیمًا.(1)	اے نبی! اللہ تعالی سے خبردار رہیے اور ان منکرین منافقین کے پراپیگنڈا پر غور نہ کیجیے گا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی علم اور وزڈم کا مالک ہے۔
وَاتَّبِعْ مَا یُوحَىٰ إِلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِیرًا.(2)	آپ اسی پر پیروی کیجیے جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر وحی کی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ان سب باتوں سے باخبر ہے جو آپ لوگ کر رہے ہیں۔
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِیلًا.(3)	اللہ تعالی پر بھروسا رکھیے اور توکل کے لیے اللہ تعالی کافی ہے۔

منافقین مدینہ منورہ میں پراپیگنڈا کر رہے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور آپ کی فیملی بالخصوص امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے خلاف پراپیگنڈا کرنے لگے۔ دوسری طرف مشرکین بھی اپنے اپنے قبائل میں ایسا ہی پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ اس لیے اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھا دیا کہ آپ نے ان مشکلات کا حل کیسے کرنا ہے۔ یہی احکامات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ہم لوگوں سے متعلق ہیں۔

سورۃ الاحزاب 33: فیملی سے متعلق شریعت کے احکامات

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ. (4)	اللہ تعالی نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے ہیں (کہ ایک ہی وقت میں وہ دو متضاد باتوں کو مانتا رہے۔) چنانچہ اس رب نے آپ کی ان اہلیہ خواتین کو جن سے آپ ظہار (یعنی غصے میں اپنی بیوی کا ماں کہہ دینا) اگر کہہ بیٹھیں تو وہ آپ کی مائیں بالکل نہیں ہیں اور اسی طرح آپ کو منہ بولے بیٹوں کو آپ کا حقیقی بیٹا طے نہیں کیا ہوا ہے۔ یہ سب آپ کے اپنے منہ کی باتیں ہیں، مگر اللہ تعالی حق کہتا ہے اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔
ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. (5)	آپ منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی والد کی نسبت سے ہی پکارا کریں۔ یہی اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ قرین انصاف ہے۔ پھر اگر ان کے والدین کا آپ کو علم نہ ہو تو وہ آپ کے دینی بھائی اور آپ کے ساتھی ہیں۔ آپ سے جو غلطی اس معاملے میں ہوئی ہے تو یہ آپ پر کوئی گرفت نہیں ہے، لیکن اگر آپ کے دلوں نے جس بات کا ارادہ کر لیا تو پھر اس پر ضرور گرفت ہے۔ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

جاہلیت میں عربوں نے یہ اصول "ظہار" طے کیا ہوا تھا کہ جب کوئی شوہر اپنی بیوی سے لڑتا تو اسے کہہ دیتا کہ "تم تو آئندہ ہمیشہ میری ماں کی طرح ہو گی۔" اس کے بعد ساری زندگی تک اس بیوی کو اپنے ماں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا رہتا تھا۔ اللہ تعالی نے بتا دیا کہ ایسی بکواس آئندہ نہ کریں اور پھر سورۃ المجادلہ 58 میں ایسی حرکت پر پانلٹی بھی فرما دی۔ اسے بھی آپ پڑھ سکتے ہیں۔

اسی طرح جاہلیت میں یہ غلطی بھی تھی کہ اگر وہ کسی بچے کو اپنا بیٹا قرار دیتا تو پھر اسے اپنا حقیقی باپ ہی قرار دیتا اور پھر اپنی بیٹی کے ساتھ شادی نہ کر سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اگر اس بچے کو اسی شخص کی بیٹی سے محبت ہو جاتی تو وہ اس سے شادی نہیں کر سکتا تھا۔ اسی طرح جب اسی اپنے حقیقی والدین معلوم ہوتے تو پھر نفسیاتی بیماری ساری عمر تک رہتی۔ اللہ تعالی نے اس کی اصلاح کر دی کہ آپ اگر کسی بچے کو اڈاپٹ کر لیں تو تب بھی اس بچے کا حق ہے کہ اس کے والدین کا صحیح نام انہیں ضرور بتا دیں اور اگر والدین زندہ ہوں تو پھر ان سے ملاقات کرواتے رہیں۔ اس طرح نفسیاتی بیماری صحیح رہے گی۔ اس طرح گھر میں بیٹھے لڑکے لڑکی میں محبت ہو جائے تو پھر قانونی طور پر ان کی شادی میں کوئی پابندی نہ ہو۔

سورۃ المجادلہ 58: اہل ایمان کی اصلاح اور منافقین سے اتمام حجت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ.(1)	اللہ تعالی نے ان خاتون کی بات سن لی ہے جو (اے رسول!) آپ سے اپنے شوہر کے معاملے میں بحث کر رہی تھیں اور اللہ سے فریاد کیے جا رہی تھیں۔ اللہ آپ دونوں کی باتیں سن رہا تھا کیونکہ یقیناً اللہ تعالی (پوری یونیورس میں ہر معاملات کو) سننے اور دیکھنے والا ہے۔
الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ.(2)	آپ میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں، وہ حقیقتاً ان کی مائیں نہیں بن جاتی ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اس طرح کے لوگ، البتہ بڑی ناگوار اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی (اِس کے باوجود) بڑا معاف کرنے اور مغفرت فرمانے والا ہے۔

ظہار: جاہلیت میں ظہار کا اصول تھا کہ جب میاں بیوی میں لڑائی ہو جاتی تو جذباتی کے ساتھ شوہر کہہ دیتا کہ یہ عورت اب ہمیشہ کے لیے میری ماں ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ میاں بیوی میں ازدواجی تعلق ختم ہو جاتا۔ خاتون اب لٹک جاتیں کہ وہ شوہر سے تعلق بھی قائم نہیں کر سکتی تھیں اور پھر دوسری شادی بھی نہیں کر سکتی تھیں۔

مدینہ منورہ میں یہی واقعہ ہوا کہ سیدہ خولہ بنت ثعلبہ اور ان کے شوہر اوس بن صامت انصاری رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہوا اور اوس رضی اللہ عنہ نے ظہار کر بیٹھے۔ خولہ رضی اللہ عنہا اس میں غصے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرنے لگیں کہ اب میں کیا کروں اور اس ظہار کا حل کیا ہے؟ اس کے ساتھ روتے ہوئے اللہ تعالی سے اس کا حل پوچھ رہی تھیں۔ اللہ تعالی نے اس جاہلیت کی حرکت کو ختم کر دیا تاکہ اہل ایمان صحیح کام کریں اور اصلاح بھی کر لیں۔ اس نوعیت کی جب بھی اسی نوعیت کی بکواس کر بیٹھیں تو پھر اس کا حل اگلی آیات میں آیا ہے۔ ہم لوگوں کے لیے اس بکواس پر سزا بھی کر لینی چاہیے تاکہ پھر ساری قوم میں باقی لوگ جاہلیت کی عادتوں سے بچ جائیں۔

دلچسپ واقعہ ہے کہ اس سورۃ المجادلہ کے کئی سالوں بعد جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو خولہ رضی اللہ عنہا اپنی فیملی کا ایک مقدمہ لے کر آئیں اور فرمایا: "عمر! تم حکمران بن گئے ہو حالانکہ تم بچپن میں ہمارے سامنے بھاگتے پھرتے تھے اور تمہیں ہم عمیر (چھوٹا عمر) کہتے تھے۔ اب اس مقدمے کو جلدی حل کرو۔" اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "خالہ! آپ کی بحث سے تو اللہ تعالی نے آسمان سے جواب قرآن مجید میں دے دیا تھا تو میری کیا حیثیت ہے کہ میں آپ کے مقدمے میں دیر کر سکوں۔" چنانچہ پھر مقدمہ جلدی سے ختم کر دیا۔

سورۃ المجادلۃ 58: ظہار کا قانون اور اس کا حل

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (3)	(رسول! آپ انہیں بتا دیجیے کہ) جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں، پھر اسی بات کو کینسل کرنا چاہیں جو انہوں نے کہی تھی تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (یعنی ازدواجی تعلق کرنے سے پہلے ہی) ایک غلام آزاد کیا جائے۔ یہ بات ہے جس کی آپ کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو یاد رکھیے گا کہ اللہ تعالی اس سے پوری طرح جانتا ہے۔
فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (4)	پھر جس کے پاس غلام نہ ہو تو پھر اس سے پہلے کہ شوہر آپس میں ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے 2 مہینے مسلسل روزے ادا کرے۔ جس میں یہ بھی ہمت نہ ہو تو پھر (تعلق قائم کرنے سے پہلے) 60 مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالی اور اس کے رسول پر خلوص کے ساتھ ایمان لائیں، جس طرح کہ ماننے کا حق ہے۔ (جان لیجیے کہ) یہ اللہ کی طے شدہ حدود (Penalty Limit) ہیں۔ (انہیں منکرین ہی توڑ سکتے ہیں) جبکہ ان منکرین کے لیے بڑی دردناک سزا ہے۔

اللہ تعالی نے سزا بھی ایسی دی جس سے عوام کو فائدہ حاصل ہو تاکہ غلامی کا خاتمہ ہو سکے اور ساتھ ہی عبادت کرنے کی عادت اور غریب لوگوں کو مدد کرتے رہیں۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ اگر ظہار کینسل نہ کرنا چاہے تو پھر طلاق ہو جائے گی اور خاتون آزادانہ طریقے سے دوسری شادی کر سکتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں رزلٹ یہی ہوا کہ وہ جاہلیت کی عادتیں چھوڑنے لگے۔ اس کے ساتھ انہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ غلامی ختم ہو اور ساتھ غریب لوگوں کی خدمت کریں۔ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندہ تھے تو وہ غلاموں کو آزاد کرتے رہے اور ساتھ ہی غربت کو بھی ختم کر دیا۔ حکومت ہی ہر ہر انسان تک رقم پہنچاتے رہے تاکہ کسی کو کوئی مشکل نہ ہو۔

جذباتی لڑائی میں جاہلیت کی یہ عادتیں اب بھی ہو سکتے ہیں اور اس کی بہت سی مثالیں ہمیں پاکستان اور انڈیا کے کلچر میں موجود ہیں۔ ایسی حرکت ہو جائے تو پھر حکومت کو چاہیے کہ اس نوعیت میں فیملی کورٹ کی بنیاد پر ایسی سزائیں دے تاکہ لوگ ایسی حرکتیں نہ کریں۔ اگر عدالتیں کام نہ کریں تو تب بھی اہل ایمان کو ذاتی طور پر اپنے آپ کو ایسی سزا خود دیں تاکہ وہ اپنی عادتیں ٹھیک کر کے جاہلیت سے بچ سکیں۔

سورۃ الاحزاب 33: امہات المومنین رضی اللہ عنہن

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا. (6)	نبی کا حق تو ان کی امت پر خود ان کی ذات سے بھی زیادہ اہم ہے اور ان نبی کی بیویاں تو ان (امت مسلمہ) کی مائیں ہیں۔ لیکن خونی رشتے رکھنے والے اللہ تعالی کے قانون میں دوسرے تمام مومنین اور مہاجرین کی بہ نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، سوائے اس کہ اپنے تعلق کے لوگوں سے آپ کوئی حسن سلوک کرنا چاہیں۔ یہ اسی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔
وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا. (7) لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا. (8)	(اے رسول!) یاد رکھیے کہ جب ہم نے سب انبیاء کرام سے ایگریمنٹ کر لیا تھا کہ آپ سے بھی جبکہ نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سب سے بھی پختہ معاہدہ کر لیا تھا۔ تاکہ اللہ تعالی نیک لوگوں سے ان کی نیکی کے بارے میں حساب لے جبکہ منکرین (و منافقین) کے لیے تو دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ خواتین کو پوری امت کے لیے ماں بنا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک امہات المومنین رضی اللہ عنہن زندہ رہیں تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین ان کے ساتھ ماں کی طرح ملتے رہے۔

اللہ تعالی نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے معاہدہ کیا گیا تھا کہ وہ سب اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیں اور ساتھ ہی وہ ایک دوسرے نبی کی نبوت کو کنفرم کرتے رہیں تاکہ تمام انسان اسی امت مسلمہ کا حصہ بنیں۔ اس طرح تمام منکرین اور منافقین کے لیے سزا آ جائے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگر کسی ایک نبی کی نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو تو پھر وہ منکرین میں آ جاتا ہے۔ آپ ابھی پڑھ سکتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جو کچھ پڑھاتے رہے ہیں تو وہ قرآن مجید کے ساتھ بالکل میچ ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ابھی آپ حضرت موسی اور عیسی علیہما الصلوۃ والسلام کے لیکچر کو پڑھ سکتے ہیں جو بائبل میں ہیں جس میں وہ کیسے کنفرم کرتے رہے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے ارشادات میں ایمان اور تعمیر شخصیت کے ہاں کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر

خداوند نے مجھ سے کہا: ”وہ جو چاہتے ہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری طرح کا ایک نبی ان کے لیے بھیج دوں گا وہ نبی تمہارے بھائیوں (یعنی بنی اسماعیل) کے درمیان میں کوئی ایک ہو گا۔ میں اسے وہ سب بتاؤں گا جو اسے کہنا ہو گا اور وہ لوگوں سے وہی کہے گا جو میرا حکم ہو گا۔“ (بائبل استثنا 18:18)

یسُوعؑ نے جواب دیا: ”اُس مسیح کا نام قابلِ تعریف ہے، کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا جب اُس نے اُس کی رُوح پیدا کی، اور اُسے ملکوتی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا: ’محمدؐ، انتظار کر؛ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت، دُنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں، جن کو میں تجھے تحفے میں دیتا ہوں، یہاں تک کہ جو تجھے مُبارک کہے

Marfat.com

http://s595909773.online-home.ca/KB/Brnabas%20Ki%20Anjeel/WQ.pdf

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر

گا مُبارک ہوگا، اور جو تجھے کوسے گا لعنتی ہوگا۔ جب مَیں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسُول نجات بنا کر بھیجوں گا، اور تیرا کلام سچا ہوگا، یہاں تک کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، پر تیرا دین نہ ٹلے گا۔‘ سو اُس کا پاک نام محمدؐ ہے۔“

تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بلند کرکے کہا: ”اے خدا، ہمیں اپنا رسُول بھیج؛ اے محمدؐ، دُنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔“

۹۸ – اور یہ کہہ کر بھیڑ کاہن کے ساتھ اور حاکم، ہیرودیس کے ساتھ، یسُوعؑ اور

حضرت برناباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت پر کتاب لکھی جو "برناباس کی انجیل" کے نام پر مشہور ہے۔ اٹلی میں رومن کیتھولک کی لائبریری میں دریافت ہوئی ہے۔

اس سے یہی کنفرم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کی اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا دین ایک ہی ہے۔

سورۃ الاحزاب 33: جنگ خندق اور اہل ایمان کا رویہ جبکہ منافقین کی سازشیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا. (9)	اہل ایمان! (آپ ان مشرکین و منافقین کی پروانہ کیجیے کیونکہ آپ کے لیے اللہ تعالی کافی ہے۔) اپنے اوپر اللہ تعالی کی عنایت کو یاد رکھیے، جب آپ پر بڑی ملٹری چڑھ آئی تو ہم نے ایسی ملٹریز ان پر ایک سخت آندھی بھیج دی جو آپ کو نظر نہیں آئیں۔ (یقین رکھیے کہ) جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اسے بالکل دیکھنے والا ہے۔
إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا. (10) هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا. (11)	یاد کریں کہ جب وہ آپ کے اوپر اور نیچے کی طرف سے بھی آپ پر چڑھ آئے تھے، جب (خوف کے مارے) آنکھیں بہک گئی تھیں، کلیجے منہ کو آگئے تھے اور اللہ تعالی کے بارے میں آپ (کے کچھ لوگ طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ اس وقت اہل ایمان امتحان میں ڈالے گئے تھے اور بری طرح ہلادیے گئے تھے۔
وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا. (12)	جب منافقین کہہ رہے تھے اور وہ لوگ بھی جن کے دلوں میں ابھی بیماری تھی کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول نے جو وعدے ہم سے کیے تھے، وہ تو محض فراڈ ہی تھے۔

جنگ احزاب سب سے بڑی جنگ تھی کہ پورے عرب کے قبائل کے جنگجو اکٹھے کر کے 30,000 فوجی مدینہ منورہ پر حملہ کرنے آئے تھے۔ اس وقت اہل ایمان فوجیوں کی تعداد صرف 3,000 تھے اور اب مقابلہ ہونے لگا تھا۔ اسی ٹائم منافقین پراپیگنڈا کر رہے تھے اور اہل ایمان کی اکثریت بھی ایسی تھی کہ وہ ابھی ایمان لائے تھے اور ان کی تربیت نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے منافقین کا پراپیگنڈا کام کرنے لگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جنگ کی پلاننگ کر رہے تھے تو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ مدینہ کے چاروں طرف خندق بنالیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مشورے کو قبول فرمایا اور پورے مدینہ کے ہر طرف خندق بنادی۔ اب مشرکین کے فوجیوں کے لیے ممکن نہ ہوا کہ وہ گھوڑوں کے ساتھ حملہ کر سکیں۔ چند فوجی ہی خندق میں گھس کر مدینہ میں آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ اللہ تعالی نے اپنی فرشتوں کے ذریعے ان کے مورال کو مضبوط رکھا اور پھر اتنی سخت آندھی آئی کہ مشرکین بھاگ نکلے۔ اس کے بعد پھر مدینہ منورہ پر کوئی حملہ نہیں کر سکے۔

عہد رسالت کی ٹائم لائن

1. اعلان نبوت سے پہلے کا دور--- 571-609CE
   - بچپن اور ابتدائی دور---571-585CE
   - حرب فجار اور حلف الفضول---585-586
   - بزنس اور عائلی زندگی--- 583-609CE
   - کعبہ کی تعمیر نو---605CE
2. اعلان نبوت کے بعد مکی دور--- 609-622CE
   - پہلی وحی، اعلان نبوت اور دعوت کا ابتدائی دور---609-612CE
   - بڑے پیمانے پر دعوت کا دور--- 612---630CE
   - ہجرت حبشہ---614-616CE
   - شدید مشکلات کا دور--- 619CE (عام الحزن اور سفر طائف)
   - مکی زندگی کا آخری دور اور اس میں دیگر قبائل کی طرف تفصیلی دعوت---619-622CE
3. مدینہ منورہ کا دور---- 1-11H / 622-632CE
   - ابتدائی چیلنجز اور اقدامات---مہاجرین کو سیٹل کرنا اور قبائل کی دعوت---1-11H/622-623CE
   - جنگ بدر اور اس کے بعد کا زمانہ---2-3H/624-625---(سورۃ البقرۃ)
   - جنگ احد اور منافقین کا پراپیگنڈا اور دہشت گردی---3-5H/625-627---(سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ النور)
   - **جنگ خندق اور منافقین کا پراپیگنڈا اور دہشت گردی---5-6H/627-628---(سورۃ الاحزاب)**
   - صلح حدیبیہ، جنگ خیبر اور فتح مکہ--- 6-8H/628-630CE---(سورۃ الفتح)
   - فتح مکہ، دیگر قبائل کا ایمان اور دنیا کے بادشاہوں کی طرف وارننگ---8-11/630-632
   - مشرکین، اہل کتاب اور منافقین کے لیے سزا کا اعلان عام+غزوہ تبوک---9H/631CE
   - آخری خطبہ الحج اور اللہ تعالی کی طرف رخصت---10-11H/632CE

جنگ احزاب میں وہ باؤنڈری ہے جس میں ہر طرف سے خندق بن گئی۔ تاریخی اعتبار سے یہ 7 مسجدیں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر ہیں جس میں انہوں نے اس خندق میں زیادہ سکیورٹی کی تھی۔ مشرکین کے سب سے بڑے پہلوان عمرو بن عبدود اپنے ساتھیوں کے ساتھ خندق کو کراس کر کے مدینہ منورہ میں آیا اور اسے عرب میں 1000 فوجیوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اسے روکنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ سامنے آئے تو عمرو بن عبدود ہنسا کہ تم تو میرے دوست کے بچے ہو، تمہیں قتل کرنا نہیں چاہتا ہوں لیکن علی رضی اللہ عنہ نے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

اس جنگ میں مشہور شہید سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہوئے کہ انہیں تیر لگا اور وہ زخمی ہو گئے۔ وہ اوس قبیلہ کے سردار تھے اور ان کی دوستی یہود قبیلہ بنو قریظہ سے کئی سالوں میں تھی۔ اب بنو قریظہ نے مشرکین سے طے کر لیا کہ تم خندق میں آ کر حملہ کرو اور ہم لوگ اندر سے ہی حملہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالی نے ٹھنڈی آندھی سے مشرکین کو بھگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو قریظہ کے قلعے کو پکڑ لیا۔ یہودیوں نے درخواست کی کہ اگر آپ سعد بن معاذ کو جج بنا دیں تو ہم قلعہ کھول دیتے ہیں۔ آپ نے مان لیا اور پھر زخمی کے باوجود سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے تورات کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا کہ بنو قریظہ کے تمام جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور باقی سب کو قیدی بنایا جائے۔ کئی سالوں بعد اکثر قیدی ایمان لائے اور کئی لڑکوں نے احادیث نبوی اگلی جنریشنز تک پہنچائیں جو آج تک محدثین کی کتابوں میں ہیں۔

سورۃ الاحزاب 33: جنگ خندق اور اہل ایمان کا رویہ اور منافقین کی سازشیں

وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا. (13)	جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ یثرب والو! تمہارے لیے اب ٹھیرنے کا کوئی موقع نہیں ہے، اس لیے لوٹ جاؤ۔ ان میں سے ایک گروپ نبی سے اجازت مانگ رہا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ہمارے گھر خطرے میں ہیں حالانکہ وہ خطرے میں نہیں تھے بلکہ وہ صرف بھاگنا ہی چاہتے تھے۔
وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا. (14)	ان کے گھروں کے اطراف سے اگر ان پر حملہ ہو جاتا تو پھر انہیں فتنے کی دعوت دی جاتی کہ وہ اس (دشمن فوج کا حصہ بن کر) شامل ہو جاتے اور اس میں تھوڑا سا انتظار بھی نہ کرتے۔
وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا. (15)	اس سے پہلے تو انہوں نے اللہ تعالی سے معاہدہ کیا تھا کہ وہ بھاگیں کے نہیں چنانچہ اللہ تعالی سے کیے ہوئے وعدے کا محاسبہ (Interrogation) تو ہونا ہی ہے۔
قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا. (16)	(اے رسول!) آپ فرما دیجیے کہ اگر آپ موت یا قتل سے بھاگیں گے تو یہ بھاگنا آپ کے کچھ بھی کام نہ آئے گا لیکن اگر بچ بھی گئے تو چند دنوں ہی کے لیے کچھ فائدہ اٹھا سکیں گے۔
قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا. (17)	ان سے سوال کر لیجیے کہ کون ہے جو آپ کو اللہ تعالی سے بچا سکے گا؟ اگر وہ آپ کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو پھر وہ رب کسی کو رحمت عنایت کرے تو کون روک سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کے مقابلے میں وہ اپنے لیے کوئی حامی اور مددگار نہ پا سکیں گے۔

سورة الاحزاب 33: جنگ خندق اور اہل ایمان کا رویہ اور منافقین کی سازشیں

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا. (18)	(اے رسول!) اللہ تعالی آپ میں سے ان سب لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس جنگ سے دوسروں کو روکتے ہوئے اپنے بھائیوں سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ کیونکہ وہ آپ سے جان چھڑا کر وہ خود بھی لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے رہے ہیں۔
أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا. (19)	چنانچہ جب خطرے کا موقع آجاتا ہے تو (اے رسول!) آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے ان کی آنکھیں گردش کر رہی ہوں گویا کہ موت کی بے ہوشی ہو رہی ہو۔ پھر جب خطرہ گزر جاتا ہے تو مال کے لالچ میں وہ آپ پر تیز زبانوں سے چڑھ چڑھ کر (حصہ مانگنے پر) بولتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان نہیں لائے ہیں تو اللہ تعالی نے ان کے اعمال ضائع کر دیے ہیں کیونکہ یہ سب اللہ تعالی کے لیے بہت آسان ہے۔
يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا. (20)	یہ سمجھ رہے ہیں کہ دشمن کے لشکر ابھی گئے نہیں ہیں اور اگر یہ لشکر پھر واپس آجائیں تو ان کی تمنا ہو گی کہ دیہاتیوں کے ساتھ کہیں گاؤں میں جا چھپیں اور وہیں سے آپ کی خبریں پوچھتے رہیں۔ اگر یہ آپ کے درمیان ہوتے بھی تو جنگ میں کم ہی کچھ کر لیتے۔

یہی وہ رویہ ہے جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کون مخلص ہے اور کون منافق۔ جو آدمی بھی مشکلات میں ساتھ رہے اور ایک دوسرے کی مدد کی کوشش کرے تو وہ مخلص ہوتا ہے لیکن جب بھی مشکلات آئیں تو بھاگ نکلیں اور جب فائدہ ملے تو فوراً آگھسیں تو وہ منافق ہوتے ہیں۔

سورۃ الاحزاب 33: جنگ خندق اور اہل ایمان کا رویہ اور منافقین کی سازشیں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا. (21)	اللہ تعالی کے رسول میں آپ کے لیے (اُس وقت ثبات واستقامت (Stability) کا) ایک بہترین نمونہ (Excellent Evidence) موجود ہے۔ ان کے لیے جو اللہ تعالی سے ملاقات اور روز آخرت کی توقع رکھتے ہیں چنانچہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ یاد رکھتے ہیں۔
وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا.(22)	سچے اہل ایمان نے جب لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ یہ تو وہی ہے جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا کیونکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی بات بالکل سچی ہوتی تھی۔ (ان کے اندر کوئی کمزوری پیدا کرنے کے بجائے) ان کے ایمان واطاعت ہی کا اضافہ کر دیا ہے۔
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا. (23)	اہل ایمان میں وہ مرد مخلص ہیں جنہوں نے اللہ تعالی سے جو معاہدہ کیا تھا، اسے مکمل کاوش کر کے دکھا رہے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی اپنی ذمہ داری پوری کر لے (اور شہید ہو گیا) جبکہ کوئی انتظار کر رہے ہیں کہ انہوں نے اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں کی ہے۔
لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا.(24)	(یہ امتحان اس لیے کیا گیا) کہ اللہ تعالی مخلصین کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور رہے منافقین، اگر چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو ان پر عنایت کرتے ہوئے ان کی توبہ قبول کر لے (اگر وہ خلوص کے ساتھ توبہ کر لیں۔) یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

سورۃ الاحزاب 33: جنگ خندق اور اہل ایمان کا رویہ اور منافقین کی سازشیں

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۔(25)	(آپ نے دیکھا نہیں کہ) اللہ تعالی نے منکرین کو اسی طرح اپنا غصہ دلوں میں لے کر ناکامی لے کر بھاگ نکلے جبکہ اہل ایمان کی طرف سے اللہ تعالی ہی کافی ہو گیا۔ اللہ تعالی بڑی قوت کا مالک اور بڑا زبردست ہے۔
وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۔ (26)	اہل کتاب (بنو قریظہ قبیلہ) میں سے جنہوں نے ان (مشرکین) کی مدد کی تھی، اللہ تعالی انہیں بھی ان کی قلعوں سے باہر نکال دیا اور ان کے دلوں میں اس رب نے ڈرا دیا چنانچہ ان کے ایک (ملٹری جنگجو) فوج کو آپ قتل کر رہے ہیں جبکہ ایک گروہ کو قیدی بنا رہے ہیں۔
وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۔(27)	ان کی زمین، گھروں اور اموال کا آپ کو وارث بنا دیا ہے جبکہ ایک ایسی زمین بھی جسے ابھی آپ کے قدموں نے چھوا بھی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

بنو قریظہ اپنے قلعے میں چھپے بیٹھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاصرہ کر دیا تو اللہ تعالی نے انہیں ڈرا دیا۔ اب وہ درخواست کرنے لگے کہ اگر آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جج بنا دیں تو پھر قلعہ کھول دیتے ہیں۔ انہیں یہی امید تھی کہ اوس قبیلہ کے سردار ہمارے پرانے دوست ہیں تو وہ آسانی سے ہمیں بچالیں گے۔ اب جب سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے یہود سے ہی تورات لے لی اور اس میں لکھے ہوئے حکم کے عین مطابق ان کے تمام جنگجوؤں کو قتل کرنے کا فیصلہ کر دیا اور باقی سب قیدی بنا لیے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تورات کے احکامات پر ہی عمل کرتے رہتے تھے چنانچہ آپ نے اس فیصلے کو پسند فرمایا اور اس پر عمل کروا دیا۔ قیدیوں میں جو بچے تھے تو وہ کچھ ہی عرصے میں ایمان لائے۔

اللہ تعالی نے مستقبل کی فتوحات کی بشارت بھی دے دی جس میں عرب لوگ کبھی نہیں جیت سکے تھے۔ اس زمانے کی سپر پاور زروم اور ایران تھے جن سے عرب کبھی مقابلہ نہیں کر سکے تھے لیکن چند ہی سالوں میں انتہائی زرخیز زمین پر فتح کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے عوام غیر مسلم حضرات کو ہی وہ زمین دے دی کہ وہ کھیتوں پر کام کریں۔ جو بھی پیداوار ہو گی تو 50% ان کی آمدنی ہو گی اور 50% حکومت کو دے دیں جسے وہ غریب لوگوں تک پہنچا سکیں۔ اس میں غیر مسلم اتنے خوش ہوئے کہ رومی یا ایرانی بادشاہ 95% آمدنی اپنے خزانے میں لیتے تھے اور کسانوں کو صرف 5% ہی ملتا تھا۔ وہ دعا کرنے لگے کہ اللہ تعالی انہی اہل ایمان کو حکمران رکھے اور کچھ ہی عرصے میں ان کی اکثریت ایمان لائی۔

عہد رسالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فتوحات۔۔۔622– 680CE

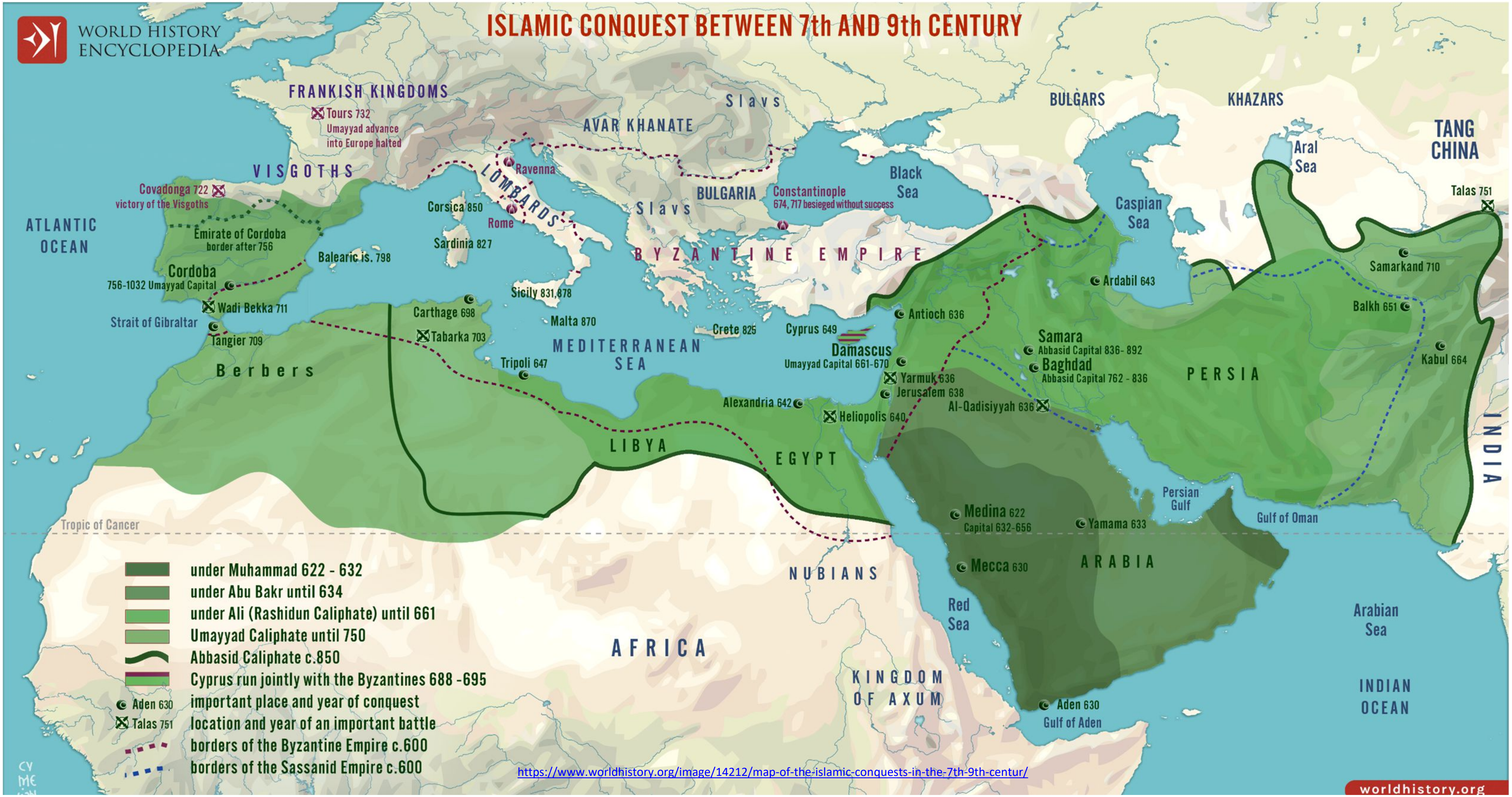

https://www.worldhistory.org/image/14212/map-of-the-islamic-conquests-in-the-7th-9th-centur/

سورۃ الاحزاب 33: امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا مشکل امتحان اور علیحدگی کی مکمل آزادی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. (28)	(اے رسول! اس طرف سے مایوس ہو کر اب یہ منافقین آپ کی فیملی سے متعلق پراپیگنڈا کا فتنہ کرنے لگے ہیں، اس لیے) اے نبی! آپ اپنی خواتین سے فرما دیجیے کہ اگر آپ دنیا کی زندگی اور اس کی انجوائے منٹ کرنا چاہتی ہیں تو آئیے، میں آپ کو عمدہ فائدہ دے کر اچھی طرح آپ کو رخصت کر دوں (تاکہ آپ منافقین کی سازشوں سے بچ سکیں اور انہیں اس دنیا کی تکلیف نہ آئے۔)
وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا.(29)	لیکن اگر آپ اللہ تعالی، اس کے رسول اور آخرت کا گھر لینا چاہتی ہیں تو ان معاملات (اس دنیا کی تکلیف) سے بے پرواہ ہو کر اسی (نیکی) کے لیے سرگرم رہیے۔ اس کی وجہ یہ کہ اللہ تعالی نے آپ میں سے خوبی کے ساتھ نباہ کرنے والیوں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

منافقین امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو یہ پراپیگنڈا کر رہے تھے کہ آپ کو اس شادی کا فائدہ ہوا کہ مسلسل مشکلات ہی مل رہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی مکہ مکرمہ میں تھی تو اس وقت معاشی مشکلات بالکل نہیں تھیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بزنس چل رہا تھا اور اتنی بچت تھی کہ کئی سال تک کوئی مشکلات نہیں آئیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال 619CE میں ہوا اور اس وقت بیٹیاں ابھی چھوٹی تھیں تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی کہ وہ بچیوں کی پرورش کر سکیں۔ آپ کے قریبی دوست ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ کے لڑکے سے ہو چکا تھا لیکن ایمان لانے کی وجہ سے اس نے سیدہ سے طلاق کر دی تھی۔ اس وقت ابو بکر اور عائشہ رضی اللہ عنہما بہت مشکلات میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہو گیا لیکن رخصتی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔

اگلی شادیاں بھی مدینہ منورہ میں ہوئیں کہ جو اہل ایمان خواتین بیوہ ہو گئیں تو وہ بہت مشکلات میں تھیں۔ اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ آپ ان سے شادی کریں تاکہ وہ سکون میں آئیں۔ اس دوران وہ قرآن مجید کا مطالعہ کر کے دیگر خواتین اور بچوں کی تربیت کر سکیں۔ مشکلات کا یہ سلسلہ تو سات سال (1-7H/622-629CE) تک رہا۔ اس لیے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو بتا دیا کہ اب وہ امت کی والدہ ہوں گی، لیکن جو خاتون بھی چاہیں تو نارمل زندگی کے لیے ابھی طلاق لے لیں تاکہ کسی بھی امیر شخص سے شادی کر سکیں اور مشکلات نہ ہوں۔ لیکن تمام امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے یہ فائدہ حاصل نہیں کیا اور سب باقی زندگی تک اسی حالت میں رہیں۔ وہ مسلسل دیگر خواتین اور ان کے بچوں کی تربیت کرتی رہیں۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے نکاح سے لے کر انتقال کا ٹائم

1. سیدہ خدیجہ---595-619CE
2. سیدہ سودہ بنت زمعہ---619-642CE
3. سیدہ عائشہ بنت ابو بکر---1-57H
4. سیدہ حفصہ بنت عمر---3-45H
5. سیدہ زینب بنت خزیمہ---4-4H---یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کزن تھیں اوران کا ذکر آگے اس سورۃ الاحزاب میں ہے۔
6. سیدہ ام سلمہ---4-63H---ان کے بچوں کو سسرال نے ماں سے روک دیا اور انہیں بہت مشکل کے ساتھ ہجرت کرنی پڑی۔ پھر ان کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے۔
7. سیدہ زینب بن جحش---5-20H---یہودیوں کے سردار کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر میں وہ گرفتار ہوئیں اور ایمان لانے پر ان سے شادی ہوئی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہودیوں کو سمجھایا تو بہت سے لوگ ایمان لائے۔
8. سیدہ جویریہ بنت حارث---6-50H---ان کے قبیلے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کی لیکن سب ہی قیدی بن گئے۔ جب سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی ہوئی اور سارے قبیلے کو آزاد کر دیا چنانچہ وہ سب ہی ایمان لائے۔
9. سیدہ ام حبیبہ---6-44H---آپ مکہ مکرمہ کے سب سے بڑا حکمران ابو سفیان کی بیٹی تھیں۔ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئیں تو وہاں ان کے شوہر فوت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شادی کی تو وہ مدینہ آئیں۔ ان کے والدین اور بھائیوں نے جنگ ختم کر دی اور سب ایمان لائے۔
10. سیدہ صفیہ بنت حی بن اخطاب---7-50H
11. سیدہ میمونہ---7-51H
12. سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہن---7-16H---مصر کے بادشاہ نے انہیں مدینہ بھیجا تھا تو وہ ایمان لائیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی ہوئی تو پھر اہل مصر نے جنگ نہیں کی۔ اس لیے آسانی سے مصر فتح ہوا اور وہاں کی اکثریت ایمان لائے۔

سورۃ الاحزاب 33: امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا مشکل امتحان

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔(30)	نبی کی خواتین! آپ میں سے جو کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں گی، ان کے لیے ڈبل عذاب ہے اور یہ اللہ تعالی کے لیے یہ بہت آسان ہے۔
وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۔(31)	لیکن اگر آپ میں سے جو اللہ تعالی اور اس کے رسول کی فرمانبردار بنی رہیں گی اور نیک عمل کرتی رہیں گی تو انہیں ہم ان کا ڈبل اجر عطا فرمائیں گے اور ان کے لیے ہم نے عزت کا رزق تیار کر رکھا ہے۔
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۔ (32)	نبی کی خواتین! آپ عام خواتین کی طرح نہیں ہیں۔ اگر آپ اللہ تعالی سے خبردار رہیں گی تو (ان منافقین کے ساتھ) نرمی کا لہجہ اختیار نہ کیجیے گا۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں بیماری ہے، وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے۔ اس لیے آپ مناسب طریقے سے ہی بات کیجیے گا۔

اس زمانے میں عربوں میں انڈیا پاکستان جیسے کلچر کی سختی نہیں تھی بلکہ مرد و خواتین آسانی سے گفتگو کر سکتے تھے۔ منافقین نے یہی طریقہ ایجاد کیا کہ وہ مسجد نبوی میں کسی بہانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں جا کر پانی مانگ لیتے یا کوئی اور بہانہ کر کے امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ کسی بہانے سے سکینڈل ایجاد کریں تو اللہ تعالی نے اسی لیے انہیں بنا دیا کہ نرمی کا لہجہ ختم کر کے سختی سے بات کریں۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہ کو بتا دیا کہ انہیں ڈبل اجر یا ڈبل سزا عام خواتین سے زیادہ ہے۔ اس لیے اگر چاہیں تو وہ طلاق لے کر نارمل خواتین کی طرح رہ سکتی ہیں لیکن انہوں نے اسی سخت امتحان کو قبول کر لیا۔

سورۃ الاحزاب 33: امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا مشکل امتحان

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا. (33)	آپ اپنے گھروں ہی میں ٹک کر رہیے گا اور اگلی جاہلیت کا فیشن لے کر باہر نہ جایئے گا۔ نماز کا اہتمام کرتی رہیں، زکوۃ ادا کرتی رہیں جبکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت پر قائم رہیے گا۔ اہل بیت خواتین! اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے کہ آپ سے (کسی بھی پراپیگنڈا کی) گندگی کو دور رکھے (جو یہ منافقین آپ پر تھوپنا چاہتے ہیں) تاکہ آپ اور آپ کے گھر والوں کو پوری طرح پاک کیے رکھے۔
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا. (34)	(رسول کے گھر میں) اللہ تعالی کی آیات اور اس کی وزڈم کی جو تعلیم دی جاتی ہے، اسی تعلیم کو (آپ خواتین اور بچوں کو) پڑھاتی جایئے گا۔ یقیناً اللہ تعالی بڑا ہی باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔

سورة الاحزاب 33: امہات المومنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے لیے ذمہ داریاں

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا. (35)	حقیقت یہ ہے کہ جو مرد اور خواتین: • مسلمان مومن • عبادت کرنے والے • سچے • صبر کرنے والے • اللہ کے آگے جھک کر رہنے والے • خیرات کرنے والے • روزہ رکھنے والے • اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے • اور اللہ تعالی کو بہت زیادہ یاد کرنے والے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالی نے ان کے لیے بھی مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا. (36)	(یہ منافقین اب اللہ تعالی اور اُس کے رسول کے فیصلوں کو بھی ٹارگٹ بنا رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) کسی مومن مرد اور مومن خاتون کے لیے گنجائش نہیں ہے کہ جب اللہ تعالی اور اس کا رسول کسي (اختلافی) معاملے کا فیصلہ کر دیں تو ان کے لیے اپنے اس معاملے میں کوئی اختیار باقی رہ جائے۔ جو شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہی میں پڑ چکا ہے۔

سورۃ الاحزاب 33: سوشل کلچر کی اصلاح

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ
مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ
تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا
زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ
وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا. (37)

(ان منافقین نے یہ پراپیگنڈا کیا کہ جب اے رسول!) اس شخص (اپنے منہ بولے بیٹے زید) پر اللہ تعالی نے انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا تو آپ ان سے بار بار فرمارہے تھے کہ اپنی بیگم (زینب) کو اپنے پاس روکے رکھیے اور اللہ تعالی سے خبر دار رہیے۔

آپ اپنے دل میں وہ معاملہ چھپا رہے تھے جسے اللہ تعالی ظاہر کرنے والا تھا کیونکہ آپ لوگوں سے گھبرا رہے تھے لیکن اللہ تعالی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے خبر دار رہیے۔

(اے رسول!) پھر جب زید (رضی اللہ عنہ) نے اپنا رشتہ بیگم (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) سے علیحدگی کر لی تو ہم نے انہیں آپ سے شادی کر دی تاکہ مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملے میں کوئی تنگی نہ رہے، جب وہ طلاق کر لیں۔ اور اللہ تعالی کا فیصلہ تو ہونا ہی تھا (تاکہ عربوں کے غلط کلچر کا خاتمہ کیا جائے۔)

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ دوسرے قبیلے کے تھے اور انہیں قریش کے کسی بندے نے اغوا کر کے غلام بنا دیا تھا اور ابھی نبوت کا سلسلہ نہیں ہوا تھا۔ انہیں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئیں۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا قرار دیا۔ ان کے والد اور چچا کو معلوم ہوا تو مکہ مکرمہ آکر درخواست کی آپ جتنی رقم لے لیں، اور ہمارے بچے کو ہمارے حوالے کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی رقم کی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ زید سے مل کر پوچھ لیں۔ جب زید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے ملے تو پھر فیصلہ کیا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہوں گا کہ یہاں محبت زیادہ ہے۔ نبوت کے پہلے دن ہی سیدہ خدیجہ اور زید رضی اللہ عنہما ایمان لائے۔

جب جوان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کزن سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کروا دی۔ ان کا مزاج مختلف نکلا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہی طلاق مانگنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے روکنے کی کوشش کی کیونکہ آپ کو یہ خطرہ تھا کہ منافقین اسے بڑا اسکینڈل ایجاد کر دیں گے اور اہل ایمان پر برے اثرات پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالی نے اسی جاہلانہ کلچر کو درست کرنے کے لیے حکم دیا کہ طلاق کرنے دیں اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کر دی۔ اس کا مقصد بھی یہ بتا دیا کہ منہ بولے بیٹے کو اس کے حقیقی والدین کے نام معلوم ہونے چاہئیں۔ منہ بولے بیٹے کی شادی کسی سے بھی حلال ہو سکتی ہے اور علیحدگی کے بعد شادی کہیں بھی حلال ہو سکتی ہے۔

سورۃ الاحزاب 33: سوشل کلچر کی اصلاح اور ختم نبوت

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا. (38) الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا. (39)	نبی ہی کے لیے جو معاملہ اللہ تعالی نے طے کر دیا ہے، اس میں کسی کو کوئی تنگی نہیں ہے۔ (جو انبیاء کرام) پہلے گزرے ہیں، ان کے معاملے میں بھی اللہ تعالی کی یہی سنت رہی ہے چنانچہ اللہ تعالی کا حکم ایک طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے۔ وہ نبی بھی اللہ تعالی کے پیغام پہنچاتے تھے، اسی سے خبردار رہتے تھے اور اللہ تعالی کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ (لہٰذا اے رسول! آپ مطمئن رہیے کہ) حساب کے لیے اللہ تعالی کافی ہے۔
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. (40)	محمد آپ کے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ اللہ تعالی کے رسول اور انبیاء (کے اختتام) کی مہر (Seal to close securely) ہیں۔ اللہ تعالی ہر معاملے سے باخبر ہے۔

اسی آیت میں یہ کنفرم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ یہاں عربی لفظ ''خاتم'' کا استعمال کیا۔ عربی میں ہمیشہ اس لفظ خاتم کا معنی ہے کہ جس پر قانونی کاغذات پر سیل کر دیا جاتا ہے اور اس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے۔ یہاں بتا دیا کہ نبوت کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے کہ اب اللہ تعالی نے اپنے احکامات قرآن مجید میں نازل کر کے اتنا کلیئر کر دیا ہے کہ ہر انسان اسے سمجھ سکتا ہے۔ اب کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے جو پہلے اپنی قوم کی تربیت کرتے تھے لیکن اب یہ ذمہ داری ہر اساتذہ ہی کے لیے ہے اور بس۔

جن لوگوں نے لفظ خاتمہ کو مجازی معنی میں سمجھا کہ اسے سے مراد سب سے اعلی نبی ہیں اور مزید کوئی نبی آ سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالی نے لفظ ''خاتم''، یعنی سیل کر کے اس معاملے کو کلیئر کر دیا کہ اب کبھی بھی کوئی نبی نہیں آ سکتا ہے۔ ہماری تاریخ میں بہت سے لوگوں نے نبی ہونے کا دعوی کیا تو اس آیت سے ہی کنفرم ہو گیا کہ وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے اور وہ کبھی قابل اعتماد نہیں ہے۔

سورۃ الاحزاب 33: سوشل کلچر کی اصلاح اور ختم نبوت کے نتائج

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا. (41) وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا. (42) هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا. (43) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا. (44)	اہل ایمان ! (اِن منافقین کے شور و غوغا سے بے پرواہو جایئے گا اور) اللہ تعالی کو بہت زیادہ یاد رکھیے گا اور صبح و شام اسی رب کی تسبیح کرتے رہیے گا۔ وہی رب ہے جو آپ پر اپنی رحمت عنایت کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی آپ کے لیے اسی طرح دعائیں کرتے ہیں تاکہ آپ سب کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے کیونکہ وہ رب اہل ایمان پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ جس دن وہ اللہ تعالی سے ملیں گے تو (آغاز میں محبت کے ساتھ) ان سے ویلکم سلام کہا جائے گا اور ان کے لیے اس رب نے بڑی عزت کا اجر تیار کر رکھا ہے۔
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا. (45) وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا. (46) وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا. (47)	اے نبی! (آپ پراپیگنڈا سے نہ ڈریے بلکہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ) ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا اور خبر دار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالی کی اجازت سے اسی رب کی طرف دعوت دینے والا اور (لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے کے لیے) ایک روشن چراغ لے کر بھیجا ہے۔ چنانچہ آپ اپنے اہل ایمان کو بشارت دے دیجیے کہ اللہ تعالی کی طرف سے اُن کے لیے بہت بڑا فضل تیار ہے۔
وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا. (48)	آپ ان منکرین اور منافقین پر غور نہ کیجیے گا اور ان کی سب اذیتیں نظر انداز کر دیجیے گا۔ بلکہ اللہ تعالی ہی پر بھروسا رکھیے گا کیونکہ بھروسے کے لیے اللہ تعالی ہی کافی ہے۔

سورۃ الاحزاب 33: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی ذمہ داریاں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا.(49)	اہل ایمان ! جب آپ مسلمان خواتین سے نکاح کرتے ہیں، پھر ہاتھ لگانے سے پہلے اگر انہیں طلاق دے دیتے ہوں تو اس معاملے میں آپ پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کے لیے ٹائم کا حساب کرنا ہوتا ہے۔ لیکن (پھر بھی حکم ہے کہ) انہیں کچھ سامان زندگی دیجیے گا اور انہیں عمدہ طریقے سے رخصت کر دیجیے گا۔
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا.(50)	اے نبی! ہم نے آپ کے لیے سب خواتین کو حلال کر دیا ہے جنہیں آپ مہر (Wedding Gift) ادا کریں اور (ان کے ساتھ اُن خاندانی خواتین) کو بھی جائز طے کر دیا ہے: • جو اللہ تعالی نے آپ کو غنیمت میں ملیں اور وہ ان میں سے آپ کی ملکیت میں آ گئی ہوں • آپ کے چچا، پھوپھیاں، ماموں اور آپ کے خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے • اور کوئی مسلمان خاتون، اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے ساتھ فیصلہ کر دے • اگر نبی اس خاتون سے نکاح کرنا چاہیں تو یہ حکم دوسرے مسلمانوں سے ہٹ کر خاص اور صرف (اے رسول!) آپ ہی کے لیے ہے۔ • ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہم نے ان بیویوں اور لونڈیوں کے معاملے میں انہیں حکم دیا ہے۔ اس لیے خاص آپ ہی کے لیے ہے کہ (اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں) آپ پر کوئی تنگی نہ رہے کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ خاص حکم دیا کہ وہ چار سے زیادہ شادی کر لیں کیونکہ اس طرح ہزاروں خواتین اور بچوں کی تربیت کے طور پر زیادہ ٹیچرز خواتین بن سکیں۔

سورۃ الاحزاب 33: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی ذمہ داریاں

تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا.(51)	آپ ان میں سے جسے چاہیں الگ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ جنہیں (اگر کسی وقت) الگ کیا ہو تو انہیں پھر کسی کو بلوا سکتے ہیں اور اس میں بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (ہم نے یہ وضاحت اِس لیے کر دی ہے کہ اس کے بعد) یہ زیادہ معقول ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی۔ آپ انہیں جو کچھ دیں گے تو وہ سب اس پر راضی رہیں گی۔ اللہ تعالی جانتا ہے کہ جو کچھ آپ لوگوں کے دلوں میں ہے کیونکہ اللہ تعالی علم کا مالک اور بردبار ہے۔
لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا.(52)	ان کے بعد اب دیگر خواتین آپ کے لیے جائز نہیں ہیں اور یہ بھی آپ کے لیے جائز نہیں ہے کہ ان کی جگہ کسی اور خاتون لے شادی کر سکیں، اگرچہ ان کا حسن آپ کو کتنا ہی پسند ہو۔ ہاں آپ کی لونڈیوں (سے نکاح) البتہ جائز ہے کیونکہ اللہ تعالی ہر عمل کو ریکارڈ کر رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے ذہن کو مطمئن کر دیا کہ وہ دینی خدمت کر رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی سخت ذمہ داری دے دی تو اس کے لیے خواتین کے ذہن کو کس طرح مطمئن رکھا جائے۔ لونڈیاں کا کلچر یہ تھا کہ وہ اپنے مالک کی بیوی سمجھی جاتی تھیں۔ دین میں اللہ تعالی نے عدل کو لازم کر دیا، چنانچہ لونڈیوں کو آزاد کر دیا۔ جب بھی لونڈی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ خاتون آزاد ہو جاتی تھیں۔ اب ان کا سٹیٹس بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ دیگر خواتین کی ہو۔ جب سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کو مصر کے بادشاہ نے بھیجا کیونکہ وہ لونڈی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے ان سے شادی کی۔ انہی سے آخری بیٹا بھی پیدا ہوئے لیکن وہ جلد ہی انتقال کر گئے۔

سورۃ الاحزاب 33: منافقین سے بچاؤ کے لیے امہات المومنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا.(53)	اہل ایمان! (یہ منافقین اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہے چنانچہ) آپ اب نبی کے گھروں میں جانے کو منع کر دیجیے سوائے اس کہ آپ خود کسی (صحابی کو) کھانے پر آنے کے لیے بلایا جائے۔ (صحابہ کرام!) آپ بھی اس (کھانے) کی تیاری کے منتظر نہ رہیے گا۔ ہاں جب آپ کو بلایا جائے گا تو (اسی مقرر ٹائم پر ہی) داخل ہوں، پھر جب کھانا کھا لیں تو منتشر ہو جایا کریں اور محض باتوں میں لگے ہوئے بیٹھے نہ رہیے گا۔ اس سے رسول کو اذیت ہوتی ہے لیکن وہ آپ کا لحاظ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا ہے۔ آپ کو جب نبی کی خواتین سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگ سکتے ہیں۔ یہ آپ اور ان کے دلوں کے لیے بھی یہ زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچائیں اور نہ یہ جائز ہے کہ (ان کی وفات) کے بعد آپ ان کی خواتین سے کبھی نکاح کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑا سنگین معاملہ ہے۔
إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. (54)	آپ کسی معاملے کو ظاہر کریں یا چھپا لیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے برابر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر معاملے سے واقف ہے۔

سورۃ الاحزاب 33: منافقین سے بچاؤ کے لیے امہات المومنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا. (55)	نبی کی خواتین پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ اپنے والد، بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، ملنے والی خواتین اور اپنی لونڈیوں کے سامنے ملنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ اللہ تعالی سے خبر دار رہیے گا کیونکہ یقیناً اللہ تعالی ہر معاملے پر نگاہ رکھنے والا ہے (اگرچہ یہ منافقین نہیں جانتے۔)
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. (56)	حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت کی دعا کر رہے ہیں۔ اہل ایمان! (آپ کے لیے بھی صحیح رویہ یہ ہے کہ) آپ بھی ان پر درود و سلام (دعائے رحمت) کرتے رہیے۔
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا. (57)	اللہ تعالی اور اس کے رسول کو جو لوگ اذیت پہنچا رہے ہیں تو اللہ تعالی نے دنیا اور آخرت، دونوں میں انہیں لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔
وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا. (58)	یہ وہ جو لوگ ہیں جو اہل ایمان مردوں اور خواتین کو (اسی طرح ان پر تہمتیں لگا کر) انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہوتا کہ اذیت دے رہے ہیں۔ انہیں بھی معلوم ہونا چاہیے کہ انہوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر ہی لے بیٹھے ہیں۔

سورۃ الاحزاب 33: منافقین اور دہشت گردوں کے لیے سزا کا اعلان

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. (59)	اے نبی! (ان کی حرکتوں سے اپنی حفاظت کے لیے) آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور سب اہل ایمان خواتین کو ہدایت کر دیجیے کہ وہ اپنی چادروں میں سے کوئی بڑی چادر اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔ اس سے امکان ہے کہ الگ پہچانی جائیں گی تو ستائی نہیں جائیں گی۔ اس کے باوجود (کوئی خطا ہوئی تو) اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا. (60) مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا. (61)	یہ وہ منافقین (دہشت گرد) لوگ ہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جو مدینہ منورہ میں لوگوں کو بھڑکانے کے لیے جھوٹ اڑانے والے ہیں۔ اگر یہ منافقین (اس کے بعد پھر) اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم (اے رسول!) آپ کو حکم دیں گے تاکہ وہ آپ کے ساتھ اس شہر میں کم ہی رہ سکیں گے۔ ان پر ایسی پھٹکار ہوگی کہ جہاں بھی ملیں گے تو وہ پکڑے جائیں گے اور بے دریغ قتل کر دیے جائیں گے۔
سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا. (62)	ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پھر اللہ تعالی کی سنت ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ تالی کی اِس سنت میں آپ پر ہرگز کوئی تبدیلی نہ پا سکیں گے۔

منافقین کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی اکیلی خاتون گھر سے باہر ہوتیں تو وہ موقع دیکھ کر انہیں اذیت دیتے تھے اور پھر ان خاتون کے بارے میں جعلی پراپیگنڈا کر کے اسکینڈل بناتے تھے۔ اس زمانے میں گھروں میں واش روم نہیں ہوتے تھے بلکہ مرد اور خواتین کسی کھیت یا درختوں کے اندر ہی خود کو چھپا کر معاملہ کرتے تھے۔ اب منافقین کو اس میں زیادہ موقع ملتا تھا جب کوئی اکیلی خاتون وہاں پر آئیں۔ جب انہیں پکڑا جاتا تو وہ کہتے کہ ہم تو اپنی لونڈی سمجھ رہے تھے۔ اس کلچر میں یہ تھا کہ اس خاتون کو آزاد خاتون سمجھا جاتا جو سر پر چادر ڈال لیتی تھیں، اس لیے اللہ تعالی نے ان منافقین کے بہانے کو بھی ختم کر دیا۔ جن منافقین نے کسی خاتون کو ریپ کرنے کی کوشش کی تو پھر انہیں سخت سزا دی گئی کہ انہیں سنگسار کر کے قتل کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے بھی ڈر کر حرکتیں چھوڑ دیں۔

سورۃ الاحزاب 33: منافقین اور دہشت گردوں کے لیے سزا کا اعلان

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا. (63)	(اے رسول!) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں (کہ کب قیامت آئے گی جسے آپ بتاتے ہیں؟) آپ فرما دیجیے کہ اکا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی آچکی ہو۔
إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا. (64) خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا. (65)	حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے منکرین پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے چنانچہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں نہ اپنے لیے کوئی ساتھی اور نہ ہی کوئی مددگار پا سکیں گے۔
يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا. (66)	جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے، وہ کہیں گے: ”اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے اُس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔“
وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا. (67) رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا. (68)	پھر عرض کریں گے ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے لیڈرز کی بات مان لی تھی تو انہوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب! انہیں ڈبل عذاب دے اور ان پر بھاری لعنت کر دیجیے۔“

سورۃ الاحزاب 33: انسانوں کے لیے امتحان کا معاہدہ اور اس کے نتائج

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا. (69)	اہل ایمان ! (س سے عبرت حاصل کر لیجیے اور اپنے رسول کے معاملے میں) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جایئے گا جنہوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی تھی تو اللہ تعالی نے ان کی تہمتوں سے انہیں ثبوت کے ساتھ پاک کئے رکھا تھا کیونکہ وہ (رسول موسی) اللہ تعالی کے نزدیک بڑی عزت رکھتے تھے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا. (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا. (71)	اہل ایمان ! اللہ سے خبردار رہیے اور سیدھی بات کہتے رہیے۔ اللہ تعالی اس کے صلے میں آپ کے اعمال آپ کے لیے سدھارے گا اور آپ کے گناہوں کو بخش دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔
إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا. (72)	ہم نے یہ چیلنج (کہ وہ آزادانہ طریقے سے فیصلہ کرے کہ وہ جنت یا جہنم کا انتخاب کر لے تو پھر) زمین، آسمانوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی تو انہوں نے اسے قبول نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اس سے ڈر گئے تھے۔ لیکن صرف انسان ہی نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہی بڑا ہی ظالم اور جذبات سے مغلوب ہو جانے والا ہے۔
لِّيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا. (73)	یہ چیلنج اس لیے دیا گیا تھا کہ اللہ (اس کے لازمی نتیجے کے طور پر) منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے جبکہ اہل ایمان مردوں اور خواتین کو اللہ تعالی اپنی عنایتوں سے نوازے کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

ہماری زندگی کا مقصد یہی ہے جو اللہ تعالی نے بتا دیا ہے۔ اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کو یہ آپشن دی کہ آپ چاہیں تو جنت یا جہنم کو اپنی مرضی سے انتخاب کرنے کے لیے امتحان میں شامل ہوں۔ تمام مخلوقات جس میں آسمان، پہاڑ، زمین سب ہی ڈر گئے اور عرض کیا کہ ہم اس امتحان میں نہیں آنا چاہتے لیکن انسان نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔ چنانچہ ہماری زندگی اس امتحان ہی میں ہے۔ اب ہماری مرضی کہ جنت کی طرف چلیں یا جہنم۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t